رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیانے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

جلد ۷ | مورخہ ۱۲۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۸ ہجری | نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

جیسا کہ اسی پرچہ میں اعلان کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۱۳۔ فروری بعد نماز جمعہ طبی مشورہ کے لئے معہ چند اصحاب لاہور تشریف لے جائینگے ٭

چند دن سے بارش اور اولوں کی وجہ سے سردی بہت بڑھ گئی ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی فٹ بال ٹیم لاہور کھیلنے کے لئے گئی ہے ٭

مکرم جناب ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری صیغہ امور عامہ کے ناظر قرار پائے ہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کی لاہور تشریف بری

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ طبی مشورہ کے لئے ۱۳۔ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کو بعد نماز جمعہ دارالامان سے لاہور تشریف لے جائینگے۔ جہاں ۱۵۔ فروری کو حضور کا ایک پبلک لیکچر ہوگا اور ۱۷۔ فروری کو اسلامیہ کالج لاہور کی ہسٹاریکل سوسائٹی میں حضور لیکچر دینگے۔ واپسی پر امرتسر میں بھی ۲۲۔ فروری کو حضور کا پبلک لیکچر ہوگا ٭

والسلام

خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان ٭

احمدیہ مسجد کے متعلق لنڈن سے تار

لنڈن میں احمدیہ مسجد تعمیر کرنے کی تجویز کے ماتحت ہم نے اپنے مبلغین کو بذریعہ تار اطلاع دی تھی کہ وہ مسجد کے لئے موزون و مناسب زمین تلاش کریں۔ اس کے جواب میں جو تار موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ خاص لنڈن میں قریباً ایکڑ (نصف) زمین جس میں کچھ قدر مکان بھی ہے سوا لاکھ روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے

اس سے احباب اندازہ لگالیں کہ مسجد کے لئے کس قدر روپیہ جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اور کس قدر ہمت اور کوشش سے کام لینا ضروری ہے۔ والسلام

خاکسار رحیم بخش ناظر تالیف و اشاعت قادیان ٭

نامۂ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر - مورخہ ۱۳ - جنوری ۱۹۲۰ء)

چھ اور نو مسلم - تصدیق مبلغ بر انجمن احمدیہ لنڈن کے ریزولیوشن مولوی فتح محمد سیال ایم اے کی تقریر -

چھ انگریز احمدی

سے چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

اللہ تعالیٰ جس کام کو کرنا چاہے - اُسے کون روک سکتا ہے خدا کا جو منشاء ہو - اس کے پورا ہونے میں دیر و زود کا سوال ہو تو ہو - لیکن بندوں کی مخالفت الٰہی کاموں کو ہرگز نہیں روک سکتی - اور جو وہ چاہتا ہے ہو کر رہتا ہے

غرض رک سکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

وہ لوگ جو انگلستان میں احمدیت کی اشاعت کو ناممکن خیال کرتے - اور انگریزوں کے احمدی بننے کو محال سمجھتے تھے - وہ لوگ جو احمدیہ مشن کی کوششوں کو سرسبز ہوتا دیکھنا نہیں چاہتے - اور "جماعت احمدیہ" کو ایک "ناقابل ذکر فرقہ" کے نام اور حقارت آمیز لہجہ سے یاد کرتے ہیں - ان کو معلوم ہو - کہ سرزمین انگلستان میں وہ بیج جسے مسیح موعود کے نام پر لگایا گیا تھا - تناور درخت بن رہا ہے - اور وہ ہاتھ جس نے رؤیا میں سفید پرندے پکڑے تھے - حقیقتاً سعید انگریز وجودوں کو گرفتار اخلاص و محبت کر رہا ہے چنانچہ ہفتہ رواں میں دو سعید جنٹلمین ایک ذہین لیڈی اور "سلے ورڈ - اینڈ ٹو گرلز" یعنے ایک لڑکا و دو لڑکیاں کل چھ اشخاص حضرت مسیح موعود کی غلامی میں داخل ہوئی ہیں - اور کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی تلاوت کر کے سچے مسلمان کہلانے لگے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک - ان کی تفصیل اور نام انشاء اللہ اگلے ہفتہ ہدیہ ناظرین ہونگے ؎

ومبلڈن لاج میں لیکچر

مَیں پہلے لکھ چکا ہوں - کہ ایک تھیوسوفسٹ سوسائٹی نے چودہری صاحب کو مدعو کیا ہے - کہ وہ
"Ahmad The Promised Messiah"
پر تقریر کریں - چنانچہ اس دعوت کو منظور کر لیا گیا - اور ۱۰ - جنوری کو رات کے ۸ بجے ومبلڈن لاج میں محولہ بالا لیکچر ہوا - اگرچہ ومبلڈن لاج کا لنڈن سے خاصہ فاصلہ ہے مگر لیکچر کا مضمون اور آنکھوں سے دیکھ کر رپورٹ لکھنے کا شوق محرک ہوا - کہ میں بھی چودہری صاحب کے ساتھ جاؤں - ہمارے علاوہ ہماری نو احمدی نگر پانچ سالہ نو مسلم نرس بہن sister
Haneefah Bekom
بھی ہمارے ساتھ گئیں - سوسائٹی کا شاندار سجا سجایا ہال تعلیم یافتہ مرد و عورتوں سے پُر تھا - اور تمام حاضرین کی آنکھیں آج شام کے لیکچرار کی منتظر تھیں ؎

لیکچر کا مضمون اور سوال و جواب

کلمہ شہادت کی تلاوت کے بعد چودہری فتح محمد سیال ایم اے نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حالات - آپ کا کام - تعلیم - نشانات - قبولیت دعا اور پیشگوئیوں پر قریباً پونے دو گھنٹے تقریر کی اور حاضرین کو بتایا - کہ کس طرح حضرت نے دہریوں کو ہستی باری تعالےٰ کا قائل کیا - اور کس طرح تلوار کا انتظار کرنے والوں کو امن پسند مسلم بنا دیا - اور پھر فرمایا کہ جس طرح احمد کی پیشگوئیوں کے مطابق یورپ نے جنگ دیکھی - اور دنیا کو انکار کی وجہ سے مختلف مصائب کا سامنا ہوا ہے - اسی طرح آپ لوگ سُن رکھیں - کہ اب احمد کی تعلیم مشرق و مغرب کو ملائیگی - اور انگریز اور رُوسی مسلمان ہو جائینگے -

تقریر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا - اور بہت سے سوالات و جوابات میں سے ذیل کا مکالمہ خاص طور پر دلچسپ تھا -

سوال - آپ لوگ مشرق میں چاول کھا کر گذارہ کر لیتے ہیں - اور تمام دن دعاؤں میں صرف کر دیتے ہیں - ہماری مغربی زندگی - تحصیل علوم - مطالعہ اور عملی طرز پر گذرتی ہے - مَیں ڈرتا ہوں - کہ مغرب پر قبولیت اسلام کی اُمید میں آپ مایوس ہو گے ؎

جواب - میرا جسم - قویٰ اور طاقت - جنہیں لنڈن کے تاریک کہر آلود مطلع اور پانچ ماہ کی علالت کا اثر ہے باوجود اس مخالفانہ اثر کے اس امر کے شاہد ہیں کہ چاول نہیں بلکہ ان کی نشوونما اس گوشت - دودھ اور مکھن پر ہوئی ہے - جو مَیں نے انگلستان میں آنے سے قبل ہندوستان میں کھایا - اور مَیں اس امر کے لئے تیار ہوں کہ آپ میں سے جو چاہے - میرے ساتھ زور آزمائی کر لے - (قہقہہ) میرا اس ملک میں تبلیغ کے لئے آنا اس خیال کی تردید ہے - کہ ہم محض بیٹھے بیٹھے دعائیں کرنا ہی جانتے ہیں - اور عملاً مغرب سے پیچھے ہیں - آپ کو یاد ہے کہ مشرق میں بھی آپ کی نسبت ایسے غلط خیالات مروّج ہیں - جیسا کہ آپ مشرق کی نسبت رکھتے ہیں - مگر نہ آپ سب ایسے بد اطوار ہیں - جیسا عام مشرقی سمجھتا ہے - اور نہ ہی مشرقی ایسے حقیر ہیں - جیسا کہ آپ کا خیال ہے پس مشرق و مغرب کا احمد کے توسط سے ملنا اور مغرب کا اسلام قبول کرنا محال نہیں - صرف باہمی غلط فہمیوں کے دور ہونے کی دیر ہے ؎

تقریر کے بعد

سوال و جواب کے بعد میر مجلس نے کہا کہ "ہم مسٹر سیال کا شکریہ ادا کرتے ہیں - اور ہم سب احمد نبی اللہ کی نسبت اضافہ معلومات اور ترقی کردہ علم کے ساتھ واپس جاتے ہیں" جلسہ برخاست ہونے پر شکر گذار کارکنان سوسائٹی نے چائے سے تواضع کی - اور اکثر لوگوں نے مقرر کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا -

اس تقریر سوال و جواب اور بعد کی گفتگو نے ظاہر کیا کہ ان لوگوں کو تثلیث - الوہیت مسیح - کفارہ وغیرہ مسائل سے سروکار نہیں - کیونکہ باوجود ان تمام مسائل کی تردید کے کسی شخص نے کوئی سوال و جواب ان کے متعلق نہیں کیا جس مسئلہ پر زیادہ سوال و جواب ہوئے - وہ بار بار جنم لینے کا مسئلہ تھا اور جس بات نے ان لوگوں پر زیادہ اثر کیا - وہ یہ چیلنج زور آزمائی تھا - جو کہ سائل کو اُوسی سکّے میں قرض واپس دینے کا عمل تھا - غرض یہ کہ خدا کے فضل سے پیغام مسیح نہایت وضاحت اور صفائی سے پہنچا دیا گیا - اور سمجھدار لوگوں کو غور کرنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲- فروری ۱۹۲۰ء

لنڈن میں بیت اللہ

رفتار تیز کر ابھی منزل بعید ہے

لنڈن میں مسجد بنانے کی تجویز کا ظہور اس طرح ہؤا۔ کہ ایک دن جبکہ ظہر کی نماز پڑھا کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ ثانی اندرون خانہ تشریف لے جانے کے لئے مُصلّے سے اُٹھے۔ اور مسجد مبارک کے درمیان تشریف لے آئے تھے۔ کہ آگے نمازی نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ان کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے کے لئے وہیں بیٹھ گئے۔ اسوقت چند دوست آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ اور تھوڑے سکوت کے بعد حضور نے مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال کو طلب کر کے مسجد احمدیہ لنڈن کے بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور فرمایا۔ کہ جماعت سے کچھ چندہ اور کچھ بطور قرض روپیہ لے لیا جائے۔ جو چند سال میں ادا کر دیا جائے گا۔ فراہم شدہ رقم ولایت میں کسی تجارتی کمپنی کو دیدی جائے اور اس طرح اس رقم کا جو منافع ہو۔ اس سے مسجد بنجائے اور اصل رقم قائم رہے۔ اسوقت ایک غریب نوجوان فوراً بول پڑا۔ کہ حضور اس مد میں پانچ روپیہ میں قرض دونگا اسپر حضور نے فرمایا۔ چونکہ یہ پہلے بولے ہیں۔ اس لئے پانچ روپے فی حصہ قرض مقرر کر دیا جاتا ہے۔ حاضرین جو بیٹھے تھے۔ انھوں نے کچھ نقد دیا۔ اور کچھ وعدے اور قرض کی رقمیں لکھوانا شروع کیں۔ حاضرین کی تعداد دس بارہ کس سے زیادہ نہ تھی۔ مگر اسی وقت نقد اور وعدے چار پانسو کے قریب ہو گئے۔ اس دن جنوری ۱۹۲۰ء کی چھٹی تاریخ تھی۔ مسجد احمدیہ لنڈن کی تجویز کی یہ ابتدا تھی۔ جس کا انبساط بخش انتہاء خدا کے فضل اور ہماری جماعت کی قربانی پر منحصر ہے۔ وہ مسجد کب مکمل ہوگی؟ اس کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں؟

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ جب عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ تو مسجد کے چندہ کے لئے اپنا ایک مضمون سنایا۔ جو بیرونی جماعتوں کے لئے لکھا تھا۔ پھر اُسی دن مغرب کی نماز کے بعد حضور نے احباب کو جمع کیا۔ اور اسی امر پر ایک تقریر فرمائی۔ جسکے بعد چندہ کی رقم بہت بڑھ گئی۔

دوسرے دن مستورات کے مجمع میں حضور نے تقریر فرمائی۔ جسپر مستورات نے ایثار اور قربانی کا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا۔ بعضوں نے نقد چندہ دیا۔ اور بعض نے زیور اُتار کر دیدیے۔ اور ان کے چندہ کی رقم بھی دو ڈھائی ہزار سے متجاوز ہوگئی۔ چونکہ پہلے دن مغرب کے وقت یہاں کے سب احباب کو حضور کے تقریر فرمانے کا علم نہ ہو سکا۔ اس لئے سب جمع ہو نہ سکے تھے۔ سب کے سامنے حضور نے تقریر کرنے کیلئے، جنوری ساڑھے تین بجے کا وقت مقرر فرمایا۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد حضور نے ایک شاندار تقریر فرمائی۔ جو الفضل کے صفحات میں احباب کی نظر سے گذر چکی ہے۔

ان تقاریر کا نتیجہ یہ ہُوا کہ احمدی ہاں وہ احمدی جو قادیان میں رہتے ہیں۔ اور جن کا اکثر حصہ غربا اور مساکین ہیں۔ والہانہ جوش اور مذہبی حمیت و غیرت سے بھر گئے۔ ایک ولولہ تھا۔ ایک جوش تھا۔ ایک طوفان تھا۔ جو اخلاص شعار احمدیوں کے سینوں میں برپا تھا۔ اسوقت اکثر احمدیوں نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ ہم نے جو وہ سب نقدی جو ہمارے گھر میں تھی۔ دیدی ہے اب ہم کل کیا کرینگے۔ مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ ہم خدا کے لئے دیتے ہیں۔ اس لئے خدا ہی ہمیں کل نہیں آج ہی نہ صرف کل کے لئے بلکہ فردائے قیامت کے لئے بھی اسقدر ساز و سامان دے گا جس کے مقابلہ میں ہمارے یہ چند درہم وہم و گمان اور نقش بر آب کی حقیقت بھی نہیں رکھتے۔ لنڈن کی مسجد احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسلمین نے ساری جماعت کو ایک مہینہ کے اندر اندر تیس ہزار روپیہ جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ مگر تیس ہزار کی رقم ایک ہی ہفتہ میں ساری جماعت نے نہیں۔ صرف تین چار ہی مقامات کے احمدیوں نے جمع کردی۔ اسپر اس خیال سے کہ تمام جماعت اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ جو بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کو ملیگا۔ اور کسی کو شکوہ نہ ہو۔ کہ ہمیں اس تحریک میں حصہ لینے کا موقعہ نہ ملا حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رقم کو تیس ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کر دیا۔ ہم نے جو قادیان میں رنگ دیکھا۔ اور جس کا ہم نے ایک شائبہ سطور بالا میں دکھایا ہے۔ اور جس کے بعض مناظر امام جماعت احمدیہ نے بھی اپنے اعلان میں دکھائے ہیں۔ اگر وہی رنگ تمام جماعت میں پیدا ہو۔ اور وہی جوش و ولولہ کی حالت بیرونی احباب میں برپا ہو۔ تو پانچ چھ لاکھ روپیہ کا جمع ہونا بھی کچھ مشکل نہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ وہ آواز جو بلند کی جائے۔ جتنی دور وہ اپنے منبع سے بہے جائیگی۔ اتنی ہی کمزور ہوتی جائیگی۔ اس لئے یہ بیر ناممکن ہے۔ عقل کے نزدیک کہ بیرونی جماعتوں میں یہ آواز جو قادیان سے مسجد لنڈن کے لئے بلند کی گئی۔ اسی طرح موثر ثابت ہو۔ وہی زلزلہ ڈالے۔ وہی طوفان اور وہی جوش و خروش پیدا کر دے۔ جو اس نے قادیان کی مٹھی بھر غریب احمدیوں میں پیدا کر دیا۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ خدا کے منشاء کے ماتحت چونکہ یہ آواز بلند ہوئی ہے اس لئے وہ خدا جس کے قبضہ تصرف میں قلوب ہیں وہ خود دل کے کانوں میں اس آواز کو ڈالیگا۔ اور اس آواز سے قلوب میں ایک تموج پیدا کریگا۔ اور اس کام کو انجام دلائیگا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ خود انجام دے گا کیونکہ اس کی آواز ہر جگہ ایسی ہے۔ جیسے کان کے پاس کا آوازہ۔

جنوری کا مہینہ گذر گیا۔ جو تیس ہزار کے لئے آخری حد تھا۔ مگر اب فروری کا مہینہ شروع ہے۔ جو ایک لاکھ کے پُورا ہونے کی آخری میعاد ہے۔ اب تک جماعت احمدیہ نے مسجد لنڈن کے لئے جس قدر رقم فراہم کی ہے۔ اس کا اندازہ یہ ہے۔ کہ ایک لاکھ

میں سے نصف نقد اور وعدوں کی صورت میں ہوا ہے۔ مگر یہ چنداں خوشی کی بات نہیں۔ کیونکہ اگر نقد پچاس ہزار ہوتا۔ تو ہم قیاس کرتے۔ کہ وعدے ایک لاکھ سے زیادہ ہونگے۔ مگر اسوقت تک نقد اور وعدے ملا کر بھی ایک لاکھ نہیں ہوا۔ پس پچاس ہزار کی رقم سنکر جس میں وعدے بھی شامل ہیں۔ ہمیں خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ چاہیئے کہ ہم اور ہمت کریں۔ اور کوشش اور جوش دکھائیں۔ اور قربانیاں کریں۔ کیونکہ وقت قریب آگیا۔ مگر منزل بعید ہے۔ اور رفتار بہت ہی سست۔

پس کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ احمدی بھائی تیز رفتاری سے کام لیں۔ کیا یہ وہ ساعت نہیں۔ کہ ہماری جماعت اپنے جوشوں کو مدہم نہ ہونے دے کیا وہ گھڑی نہیں آئی۔ کہ احمدی اپنی کمر ہمت کو اور زیادہ مضبوطی سے باندھ لیں۔ کیا احمدیوں کا وہ حصہ جو ابھی تک کھڑا نہیں ہوا۔ اس کے کھڑے ہونے کا وقت نہیں آیا۔ اور ان کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بھی اس میدان مسابقت میں نکلیں۔ اور خدا کی راہ میں مالی قربانیاں کریں ۔

اس میں شک نہیں۔ ہم سب احمدی غریب ہیں لیکن اللہ تعالےٰ شاہد ہے۔ کہ ہماری غریبی پر لاکھوں امارتیں قربان۔ کیونکہ یہ غریبی ہی تھی۔ جو ہمارے سچے خدا کے مسیح کو قبول کرنے کے لئے کام آئی۔ ورنہ نشہ امارت کے متوالے جو خمار دولت میں مدہوش تھے اور ہیں۔ ان کی یہ قسمت کہاں۔ کہ وہ اس مرد کامل کو دیکھتے۔ اور اس کی طرف دوڑتے۔ پس ہماری غریبی مبارکباد کے قابل ہے۔ کہ ہم نے اس کے طفیل خدا ہی کے فضل سے خدا کے خزانہ کو پالیا۔ پھر کیا ضرور نہیں کہ ہم اس شکرانہ میں اپنی پھٹی ہوئی گدڑیاں اور شکستہ کلاہ اور بوسیدہ سامان معیشت اور چند دراہم جو ہماری متاع حیات ہیں۔ بیت اللہ کی تعمیر کے لئے نذر کردیں۔ اور اس عہد کو پورا کریں۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ دوسرے لوگوں کو یہ دولت کہاں نصیب کہ وہ بھی خدا کے گھر کو بنا سکتے

کے لئے اپنے عیش و تنعم کو ایک گھڑی بھر کے لئے چھوڑ سکیں۔ یہ نصیبہ وری تمہارے ہی لئے ہے خدا کے مسیح نے کہا ہے ؎

مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ با بتان نازنیں

اس لئے اے غریبو! اے مبارک غریبو!! واقعی تم مبارک ہو۔ کہ تم نے مسیح موعودؑ کے قبول کی دولت پائی۔ اس کے شکریہ میں خدا کے دین کے لئے جو کچھ دے سکتے ہو۔ دو۔ کیونکہ خداوند خدا تمہارے قلوب کو جانتا ہے۔ اور اس کو علم ہے۔ کہ تمہارے قلوب میں خواہش ہے۔ کہ اگر تمہارے پاس خزانے ہوں۔ تو تم خدا کی راہ میں لٹانے سے دریغ نہ کرو۔ پس اب اس بے سرو سامانی میں جو ایک پیسہ بھی تم خدا کے لئے دوگے۔ وہ خدا کی نظر میں خزانوں سے بھی زیادہ گراں بہا ہوگا۔ کیونکہ تم نے محض رضائے الٰہی کے لئے دیا۔ اور دیکر خوشی ظاہر کی۔ تم جو چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی اس کار خیر میں دے سکتے ہو۔ اس کے دینے میں متامل نہ ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے ؎

ایکہ داری مقدرت ہم عزم تائیدات دیں
لطف کن ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

لنڈن میں جس وقت ہمارے مبلغوں کو حکم پہونچا۔ کہ مسجد کے لئے زمین تلاش کرو۔ تو ان کی طرف سے ۱۰- فروری سنہ ۱۹۲۰ء کو بذریعہ تار یہاں اطلاع ہو چکی ہے کہ سوا لاکھ میں صرف زمین دستیاب ہوگی۔ اس سے دوستو! قیاس کرلو۔ کہ جب سوا لاکھ میں صرف زمین ملتی ہے۔ تو اس کی عمارت کے لئے کسقدر روپیہ درکار ہو گا۔ پس آپ لوگ جتنا جلد ہو سکے۔ پہلے ایک لاکھ تو فوراً پورا کردیں۔ اور باقی رقم کے لئے جتنی جلد ہو سکے تیار ہو جائیں۔ کیونکہ خدا کے نبیوں کی جماعتیں جب ایک کام کے لئے قدم بڑھاتی ہیں تو پھر پیچھے نہیں ہٹا کرتیں۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھا کرتی ہیں۔ پس ہم جماعت احمدیہ کو بھی کہینگے۔ ع

رفتار تیز کر کہ ابھی منزل بعید ہے (خاکی)

بالآخر یاد رہے۔ کہ چندہ ماہوار پر اس مسجد کے چندہ کا اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ اگرچہ اس بات کا اول روز سے ہی اعلان ہو رہا ہے۔ مگر یہ بات محسوس ہو رہی ہے کہ بعض مقامات کے چندوں پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ جو قابل افسوس امر ہے۔ احباب آیندہ اس کا خاص طور پر خیال رکھیں ۔

حضور وائسرائے کی کونسل میں تازہ تقریر

حضور وائسرائے نے ۳۰- جنوری کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سرمائی اجلاس کا دہلی میں افتتاح کرتے ہوئے جو مبسوط تقریر کی۔ اس میں بولشوکی خدشہ اور سرحدی معاملات کے متعلق فرمایا۔ کہ بولشوکی خطرہ کو یورپین اخبارات بڑی رنگ آمیزی کے ساتھ ظاہر کرتے رہے ہیں۔ میں بھی اس کی اہمیت سے منکر نہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ حالت دراصل اسقدر بری نہیں۔ جسقدر ظاہر کی جا رہی ہے۔ جرمنی و آسٹریا سے صلح کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور مغرب میں پھر جنگ برپا ہونے کا مہیب امکان رفع ہو گیا ہے سابق دشمنوں سے تجارتی سلسلہ کا آغاز ہو گیا ہے۔ اور اس کی بدولت خوشحالی عود کر آنے سے ان ممالک کی پریشانی بھی غالباً کم ہو جائے گی۔ رہے بولشوک۔ سو معلوم ہوتا ہے کہ دو سال کی خون آشامی و سفاکی سے سیر ہو کر وہ بھی اب غالباً مائل به اعتدال ہو جائینگے۔ اگر یہ قیاس صحیح ثابت ہوا۔ تو بیرونی دنیا کے لئے وہ چنداں خدشہ کا باعث نہ رہ جائینگے۔ مگر بد امنی و تباہی کے خیالات کی اشاعت میں وہ اب بھی بدستور مشغول ہیں۔ اور جہاں بزور شمشیر نہ پہونچ سکیں۔ وہاں خفیہ سازش و تحریک کے ذریعہ دخل بڑھانا چاہتے ہیں۔ لہذا جہاں تک مجھے علم ہے۔ ان سے کسی فوجی حملے کا نہیں۔ بلکہ اس قسم کی خفیہ مداخلت کا خدشہ مشرق کو ہے۔ اور ہم اس امر کی طرف سے غافل نہیں بتوجہ کامل نگران ہیں۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے ایک خاص عملہ مامور کر دیا ہے ۔

امیر افغانستان انعقاد صلح کے وقت سے ہر مراسلہ میں دوستانہ خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ مگر یہ مخفی نہیں کہ انہوں

نے ایک بولشوک مشن کو اپنے پایہ تخت میں آنے دیا۔ اور خود ایک افغان وفد ماسکو بھیجا۔ ان کا یہ انداز زیادہ گہرے تعلقات کے قیام میں مانع ہے۔ اور عموماً افغانستان کے متعلق ہماری پوزیشن اب بھی وہی ہے۔ جو ستمبر گذشتہ میں تھی۔ ہم اس سے دوستی کے خواہاں ہیں۔ مگر دوستی کا عہد تب ہی کر سکتے ہیں۔ جبکہ وہ یہ ثبوت دیدے۔ کہ یہ معاہدہ واقعی دوستی پر مبنی ہو گا۔ محض کاغذ کا پُرزہ نہ ہو گا۔

جنگ افغانستان سے جو بدامنی پیدا ہوئی۔ اس کا اثر ابھی سرحدی قبائل سے زائل نہیں ہوا۔ خیبر کے شمال میں امن ہو گیا۔ لیکن درہ خیبر پر ہمارے کامل تصرف کے باوجود آفریدیوں کے نوجوان اور نسبتاً زیادہ جوشیلے افراد ابھی چھاپے مارنے سے باز نہیں آئے۔ ہم نے انہیں نسبتاً نرم شرائط پیش کی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ وہ جلد راہ راست پر آ جائینگے ۔

وزیرستان کے قبائل یعنی محسود ولے جو وسط میں ہیں اور ٹوچی کے وزیریوں نے جو شمال میں ہیں۔ اور وانا کے وزیریوں نے جو جنوب میں ہیں۔ محاربہ افغانستان کے دوران میں بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کی امن پسند آبادی پر ناقابل برداشت یورشیں ڈالیں۔ نومبر میں ان کی گوشمالی کے لئے فوج جمع کی گئی۔ ٹوچی کے وزیری اور مزید جنوب کے شیرانی قبائل سب اطاعت کر کے مطیع ہو گئے ہیں۔ مگر کچھ محسود اور وانا وزیری جن کے پاس جدید رائفلیں بکثرت ہیں ابھی برسر مقابلہ ہیں۔ ۱۸۔ دسمبر کے معرکہ جنڈولہ میں اگرچہ ہمارا نقصان بھی بہت ہوا۔ مگر دشمن کا بہت ہی زیادہ ہوا ۲۵۔ دسمبر کو محسود جرگہ آیا۔ اور ہماری تمام شرائط کو قبول کیا۔ مگر یہ قبیلہ باہم اسقدر منفصل ہے کہ سینکڑوں چھوٹے چھوٹے ملکوں کا دراصل کوئی اقتدار نہیں۔ لہذا محسود قبیلہ کا تیسرا حصہ اور وانا وزیری ابھی مزاحم ہیں۔ یقین ہے۔ کہ یہ مہم بھی کامیاب ہوگی۔ المختصر گو سرحد پر صورت حال پیچیدہ اور مشکل ہے۔ مگر بتدریج سُلجھائی جا رہی ہے۔ روسی سلطنت کی پراگندگی سے پیدا ہونیوالے خطرات کو میں بے حقیقت نہیں سمجھتا مگر مجھے اہل ہند پر بھروسہ ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ

فتنہ و فساد اور الحاد و زندقہ اور قتل و نہب کے عقائد فاسدہ کو کبھی اپنے دل و دماغ کے قریب تک پھٹکنے نہ دینگے۔ موجودہ زمانہ دنیا کی تاریخ میں واقعی بحرانی زمانہ ہے۔ مگر جو کوئی قوم تہذیب کے میدان میں اپنی پوزیشن قائم رکھنا یا بڑھانا چاہتی ہے۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ عساکر تباہی و بربادی کے برخلاف عقل سلیم و اعتدال کی مستحکم دیوار کو بدستور سابق قائم رکھیں ۔

انڈین سول سروس کی ہندوستانیوں میں بھرتی کے قواعد

اہالیان ہند و برما کی انڈین سول سروس میں تقرری کے متعلق مفصلہ ذیل قواعد صاحب وزیر ہند با جلاس کونسل نے منظور کئے ہیں :۔

(۱) (الف) ہر ایک اُمیدوار کے لئے لازمی ہے کہ وہ یا تو برٹش رعایا ہو یا ریاست کا حکمران یا باشندہ ہو۔

(ب) اگر اُمیدوار یا اس کی ماں یا باپ ملک معظم کے علاقہ میں پیدا نہ ہوئے ہوں۔ تو یہ ضروری ہے۔ کہ وہ امیدوار کی پیدائش کے وقت برٹش رعایا میں شامل ہوں یا ریاست کے باشندہ ہوں۔ اور اس کے بعد بھی رہے ہوں

(۲) ہر ایک امیدوار ۱۲۔ اگست ۱۸۹۴ء کو یا اس کے بعد اور یکم اگست ۱۸۹۸ء کو یا اس سے پہلے پیدا ہوا ہوا

(۳) ہر ایک اُمیدوار کا چلن عمدہ اور جسمانی حالت اچھی ہونی چاہیئے ۔

(۴) ہر ایک امیدوار کو تسلی بخش شہادت پیش کرنی ہوگی کہ وہ زمرہ آرٹ یا سائنس کا ڈگری یافتہ ہے یا میو کالج اجمیر یا ایچیسن چیفس کالج لاہور سے ڈپلوما حاصل کر چکا ہے ۔

(۵) ہر ایک شخص جسمیں مذکورہ بالا قابلیت ہو۔ نامزدگی کے لئے درخواست کر سکتا ہے۔ خواہ وہ سرکاری ملازمت میں ہو یا نہ ہو ۔

(۶) ہر ایک اُمیدوار کو جو برٹش رعایا ہو۔ باقاعدہ فارم مع فیس کے لوکل گورنمنٹ کے پاس بھیجنی ہوگی۔ جسمیں وہ رہتا ہو ۔

(۷) ہر ایک ریاست کے باشندہ امیدوار کو اپنی درخواست دربار کی معرفت اس صوبہ کی لوکل گورنمنٹ کے پاس جسمیں وہ ملازمت چاہتا ہے۔ بھیجنی ہوگی ۔

(۸) اُمیدواروں کو لوکل گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ ہند نامزد کرےگی ۔

(۹) گورنمنٹ ہند نامزد شدہ امیدواروں کو صاحب سکرٹری آف سٹیٹ با جلاس کونسل منظور کرینگے۔ اور اس کے بعد ان کو ولایت کی کسی یونیورسٹی یا کالج میں دو سال کا عرصہ آزمائش گذارنا ہو گا۔ ان کو ولایت جانے اور وہاں سے آنے کا کرایہ ملیگا۔ اور زمانہ آزمائش کے دوران میں دو سو پونڈ سالانہ کے حساب سے الاؤنس دیا جائیگا۔ بشرطیکہ ان کا چلن عمدہ رہے۔ اس کے بعد ہندوستانی قانون زبانوں، دوسرے اعلان شدہ مضمونوں اور سواری میں ان کا امتحان لیا جائیگا ۔

(۱۰) اگر کوئی امیدوار اپنی سفارش کرائیگا۔ تو یہ فعل اُسے ناقابل قرار دینے کا موجب ہو گا ۔

ہندوستان کا آیندہ وائسرائے

کلکتہ کے اخبار سٹیٹسمین کا اسکے خاص نامہ نگار مقیم لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ فیلڈ مارشل لارڈ ہیگ کو تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ وہ لارڈ چیمسفورڈ وائسرائے ہند کی میعاد ختم ہونے پر ہندوستان کا وائسرائے بننا منظور کریں۔ گو اسوقت تک انہوں نے اس بات کو منظور نہیں کیا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کو اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور پر آمادہ کر لیا جائے گا۔ اس سے قبل بھی ہندوستان کے آیندہ وائسرائے کے متعلق کئی افواہیں سُننے میں آ چکی ہیں۔ دیکھئے اس نہایت ذمہ داری کے عہدہ پر کون متمکن ہوتا ہے ۔

صوبجات کی نئی کونسلوں کا انتخاب

اُمید کی جاتی ہے کہ نومبر کے اخیر یا دسمبر کے شروع میں نئی کونسلوں کے لئے انتخاب کیا جائیگا۔ صوبجات کے محکمہ مال کا عملہ ووٹ دہندگان کے رجسٹر تیار کریگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ

دُعاؤں کے دن

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ

فرمودہ ۶ - فروری سنہ ۱۹۲۰ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دُعا کی اہمیت دنیا کی حالت

مَیں نے پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ کہ ایک ضروری امر کے متعلق آیندہ کچھ بیان کروں گا۔ لیکن اس دفعہ پھر کچھ دیر ہو گئی۔ کیونکہ ایک اہم کام کے مشورہ کے لئے دیر تک بیٹھنا پڑا۔ اس لئے آج بھی میں خطبہ زیادہ دیر تک نہیں بیان کر سکتا۔ تاہم میں اس دفعہ اپنی جماعت کے لوگوں کو خاص طور پر ایک بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس کی طرف خدا کے مامورین اور انبیاء اور ان کے خلفاء اور اولیاء توجہ دلاتے چلے آئے ہیں۔ اور وہ بات دُعا ہے۔ اس زمانہ میں جیسا کہ میں نے پچھلے خطبوں میں بتلایا تھا۔ خطرناک تغیرات ہو رہے ہیں۔ مسیح موعود کے متعلق جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قال الانسان مالھا۔ کہ اسوقت انسان کہیگا کہ ہو کیا گیا۔ وہی آج حال ہے۔ پہلے بھی دنیا پر مصیبتیں پڑتی تھیں۔ اور جب مصیبت آتی۔ لوگ سمجھتے تھے کہ مصیبت آئی ہے۔ قحط آتے۔ تو لوگ کہتے تھے کہ ایک مصیبت ہے۔ وبا پڑتی۔ تو وہ اس کو بھی مصیبت سمجھتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں اس طرح ابتلاؤں کے دروازے کھلے ہیں۔ کہ انسان کہہ نہیں سکتا۔ کہ کیا مصیبت ہے جس طرح انعامات بے شمار ہیں۔ اسی طرح آجکل مصائب بھی بے شمار ہیں۔ اور یہ بتانا مشکل ہے۔ کہ دنیا کن کن عذابوں میں گھری ہوئی ہے۔

جو لوگ دنیا کے اخبار پڑھتے ہیں۔ اور حالات سے واقف ہیں وہ بھی نہیں بتا سکتے۔ کہ کیا تغیرات ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی بتانے کی کوشش کرے بھی۔ تو اس کی بات معقول نہیں ہوگی۔ بلکہ اوٹ پٹانگ بات ہوگی بس یہ وہی نقشہ ہے۔ جو مسیح موعود کے زمانہ کا قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ کہ اسوقت انسان کہیگا۔ اب کیا ہو گیا۔

ابتلاؤں سے ہمارا تعلق

ان ابتلاؤں میں جنمیں دنیا مُبتلا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ مگر تاہم چونکہ ہم اسی دنیا میں رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی کئی باتوں میں ان کا شریک ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً وبائیں ہیں۔ قحط ہیں۔ ان ابتلاؤں میں ایک حد تک ہمیں بھی حصہ لینا پڑتا ہے۔ قحط ہے۔ اس میں احمدی جماعت بھی مبتلا ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ الٰہی جماعتوں کو ایسے ابتلاؤں سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ خدا کی مصلحتوں کے خلاف ہوتا ہے۔ مگر ایسے ابتلاؤں میں ایک خاص فرق ہوتا ہے۔ جو الٰہی جماعت کے لوگوں اور غیروں میں ہوتا ہے۔ کہ غیروں میں اضطراب ہوتا ہے۔ مگر ان ابتلاؤں میں الٰہی سلسلہ کے لوگوں کو ایک اطمینان اور تقویت ملتی ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوتا۔ کہ ان لوگوں کے لئے آسمان سے غلہ اُترنے لگے۔ مثلاً عرب میں قحط پڑا۔ صحابہ کو بھی اس قحط میں سخت تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ مگر ان کے دل قوی تھے۔ وہ ان ابتلاؤں کو خدا کے لئے برداشت کرتے تھے۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ یہ ابتلاء خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے نشان کے طور پر نازل ہوئے ہیں۔ پس الٰہی جماعتیں اپنے رنگ میں ان باتوں سے بھی فائدہ اُٹھا لیتی ہیں۔

گھبراہٹ کی مصیبت کمر شکن ہوتی ہے

مگر چونکہ یہ موقعہ تاریکی کا ہوتا ہے اور جو دیکھ کر نہیں چلتا۔ وہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ اس لئے ایسے خطرات کے زمانہ میں ضروری ہے کہ دُعا سے کام لیا جائے۔ ایسے وقت میں ایک مومن مومن بھی وہ جو قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ اور قرآن بھی جو الحمد سے شروع ہوتا ہے۔ اس کی مثال تو اس بچہ کی سی ہے جس کی ماں اس کے پاس بیٹھی ہو۔ اس کو کیوں اضطراب ہونے لگا۔ مُصیبت تو اس کے لئے کمر شکن ہوتی ہے جس کو یقین ہو۔ کہ کوئی اس کی مُصیبت دُور نہیں کر سکتا اور اس کا مددگار نہیں ہے۔ مگر ایک مُصیبت راحت ہو جاتی ہے۔ اور وہ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ جس کے متعلق یہ جانتے ہوں۔ کہ ہمیں سہارا دینے والا اور ہماری اس آفت میں کام آنیوالا ہے۔

پس الحمد للہ کہنے والے کے لئے کوئی مُصیبت نہیں۔ خواہ وہ مالی ہو یا جانی۔ یا حکومت کی ہو یا رعایا کی۔ اندر کی ہو یا باہر کی۔ کیونکہ وہ یقین کرتا ہے۔ کہ اس مصیبت اس ابتلاء اس دُکھ کے دور کرنیوالا ایک خدا ہے۔ جس کی ذرہ ذرہ پر حکومت ہے۔ مُصیبت بھیجنا ابتلاء نازل کرنا۔ انعام بخشنا۔ یہ سب اس کے قبضہ میں ہیں۔ پس الحمد للہ کہنے والے کے لئے کوئی مُصیبت نہیں۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کے لئے دروازہ کھلا ہے۔ جس میں سے وہ نکل سکتا ہے۔ مگر کافروں کے لئے دروازہ بند ہوتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ ان کے لئے یہ دروازے نہیں ہیں۔ مگر وہ ان کو اپنے پر خود بند کر لیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں سب سامان خدا نے رکھے ہیں۔ مگر جو ان کی تحقیق اور تلاش کرتے ہیں وہ ان کو بھی پاتے ہیں۔ دوسرے ان سے محروم رہتے ہیں۔ مثلاً کونین جو انگریزی علاجوں میں سب سے کامیاب علاج ثابت ہوا ہے۔ اور جس سے لاکھوں جانیں بچتی ہیں اور اب تک بچی ہیں۔ پہلے سے دنیا میں موجود تھی۔ مگر دنیا اس سے غافل اور بے خبر تھی۔ اسی طرح خدا کے فضل کے دروازے کھلتے ہیں۔ مگر لوگ اس طرف پیٹھ کر لیتے ہیں۔ خدا نے اس زمانہ میں مسیح موعود کے رنگ میں اپنا فضل عظیم ظاہر فرمایا ہے۔ اور اس شکل میں اپنے انعام کا دروازہ کھولا ہے۔ مگر اس دروازے کی طرف احمدیوں نے قدم بڑھایا۔ اور دوسروں نے اس کی ہتک کی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ احمدیوں میں بھی

ایسے ہیں۔ جنھوں نے اس انعام کو قبول تو کیا۔ مگر اس کی پوری پوری قدر نہ کی۔ اور پورا فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور بہت ہی کم ہیں۔ جو دعاؤں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دُعا ایک ہتھیار ہے۔ جو ہر ایک مصیبت کو راستہ سے ہٹا دیتا ہے۔ بعض لوگ رسماً کہہ دیتے ہیں کہ میرے لئے دُعا کرو۔ مگر وہ دعا کی حقیقی قوت سے غافل ہیں بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمیں مانگنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ کوئی انسان ایسا نہیں جو اللہ کا محتاج نہیں۔ غنی تو صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ انسان محتاج ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے .. .. .. جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں۔ اس کی عقل کمزور ہے۔ اور اتنی کمزور ہے کہ اسے اپنی احتیاج کا بھی علم نہیں بلکہ کوئی انسان نہیں جس کو خدا کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اپنے لئے نہیں۔ تو جماعت کی ترقی کے لئے اور ان بھائیوں کے لئے جو دین کی خدمتوں کے لئے وطنوں سے باہر ہیں۔ دُعائیں کرو۔ خدا تمہارے کام بھی درست کریگا انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس گر سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہماری توجہ کو اپنی طرف پھیر لے۔ وہی ہمارا سہارا ہو۔ ہمارے دل اس سے راضی ہوں۔ اور اس کی رضا ہمارے ساتھ ہو۔ آمین ؎

اطلاع وی پی

جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام عنقریب وی پی ہونگے۔ وصول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؎

(منیجر الفضل قادیان)

اصحاب الکہف والرّقیم کون ہیں؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔ لہٗ ظہرٌ وبطنٌ۔ کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم (مشکوٰۃ) اثیروا القرآن فان فیہ علم الاولین والاخرین (مجمع البحار) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:۔ ابو درداء نے کہا ہے۔ انک لا تفقہ حتی تری للقرآن وجوھاً۔ یعنے تجھ کو قرآن کا پورا فہم کبھی عطا نہیں ہوگا جب تک تجھ پر یہ نہ کھلے۔ کہ قرآن کئی وجوہ پر اپنے معنی رکھتا ہے" اس کے بعد میں اپنے احباب کو سورہ کہف کے متعلق کچھ سُنانا چاہتا ہوں۔ صحیح مسلم میں ہے:۔ من حفظ عشر اٰیات من اول سورۃ الکہف عصم من الدجال۔ یعنے جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیات کو یاد کرے۔ اس کو فتنہ دجال سے بچایا جائیگا۔ اس سے معلوم ہُوا۔ کہ ان آیات میں فتنہ دجال اور اس سے بچنے کا علاج درج ہے۔ سو آیت وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولداً۔ میں فتنہ دجال کا ذکر ہے۔ اور اس فتنہ سے پناہ دینے والی جگہ اور وہ لوگ جو اس فتنہ سے محفوظ رہینگے۔ ان کا حال اصحاب الکہف والرقیم میں بطور پیشگوئی کے بتایا گیا۔ یعنی کہف میں قادیان کی طرف اشارہ ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ نے فتن دجالیہ کے دور کرنے کے واسطے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ بروزی رنگ میں ظاہر فرمایا۔ مشکوٰۃ میں ایک حدیث ہے۔ من قرء سورۃ الکہف فی یوم الجمعۃ اضاء لہ النور ما بین الجمعتین۔ جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے واسطے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے اسمیں اشارہ ہے۔ کہ سورہ کہف میں غور اور تدبر کرنیوالے کو وہ نور ملتا ہے۔ جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں بعثتوں کے درمیانی زمانہ میں جو خرابیاں اسلام میں داخل ہوئیں۔ ان کو دیکھ کر حق پہچان لیتا ہے۔ غرض اس سورہ میں مسیح موعود اور اس کی جماعت کی پیشگوئی ہے لکھا ہے کہ اصحاب الکہف مہدی کے مددگار ہونگے چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۶ میں ہے۔ "و ابن عباس گفتہ مرفوعاً کہ اصحاب الکہف اعوان مہدی اند" یہ کہانی تو ماننے کے لائق نہیں۔ کہ چند آدمی جو کسی غار میں سینکڑوں۔ ہزاروں برسوں سے سوئے ہوئے ہوں۔ مہدی عیسیٰ کے زمانہ میں اُٹھ کر خدمت اسلام کرینگے۔ بلکہ مراد اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے۔ جس کو بعض اوصاف کے لحاظ سے اصحاب کہف کہا گیا۔ براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کا الہام ہے:۔ لیکون اٰیۃ للمؤمنین ام حسبتم ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من اٰیاتنا عجباً۔ قل ھو اللہ عجیب کل یوم ھو فی شأن۔ خدا تعالیٰ نے اس میں سمجھایا۔ کہ مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت اصحاب کہف کی طرح آیات اللہ سے ایک آیت ہے۔ تعجب کیوں کرتے ہو۔ خدا کے عجیب کام فقط اصحاب کہف تک ہی ختم نہیں ہیں۔ بلکہ خدا ہمیشہ صاحب عجائب ہے۔ ازالہ صفحہ ۳۹ میں حضرت اقدس کا ایک کشف ہے۔ کہ میں نے قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں نصف کے موقعہ پر قادیان کا نام لکھا ہُوا دیکھا۔ اور نصف قرآن باعتبار حروف کے ولیتلطف ہے اور دائیں صفحہ میں فأوا الی الکہف ہے جس سے ثابت ہُوا۔ کہ قادیان۔ کہف یعنی پناہ کی جگہ ہے۔ اب ذیل میں وہ پیشگوئیاں درج کرتا ہوں۔ جو اصحاب کہف کے قصہ میں جماعت قادیان کے متعلق کی گئیں ؎

(۱) رقیم۔ اس جماعت کے زمانہ کی نشانی بتائی۔ کہ اسوقت قلمی جنگ ہوگی۔ اور مہدی کی فوج جیسا کہ حدیث میں ہے۔ معھم رایات السود۔ قلم کے سیاہ جھنڈے ہاتھ میں لے کر دشمن کا مقابلہ کریگی ؎

(۲) عجباً لوگ مسیح موعود اور اس کی جماعت کا حال سنکر تعجب کرینگے۔ جیسا کہ براہین کے الہام میں اُوپر گذرا۔

(۳) الفتیۃ۔ دینی کاموں میں مسیح موعود کے خادم جوانمرد اور بہادر ہونگے ؎

(۴) ربنا اٰتنا الخ دُعا سے کام لینگے ؎

(۵) ثم بعثناھم۔ وہ سونے کے بعد اُٹھینگے

یعنی پہلے قادیان کے نام سے کوئی واقف نہ ہوگا۔ مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد یہ بستی اور یہاں کی جماعت دنیا میں شہرت حاصل کرے گی۔ تب اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر کردیگا۔ کہ مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز اور اس کی جماعت صحابہ کا بروز ہے۔ جس کو اپنے مخالف حزب کے مقابلہ میں اسلام کی ابتداء اور انتہاء کا خوب علم ہوگا۔ آمدا کے معنے ہیں۔ نہایت سنتی۔

(۶) اذ قاموا۔ جب کہف والے دیکھینگے۔ کہ قوم نے مسیح ناصری کو خدا کا شریک ٹھہرا رکھا۔ اور تمام لوگ سخت شرک میں گرفتار ہوگئے۔ اور مباحثہ میں سلطان مبین کے پیش کرنے سے عاجز۔ تو ایسے لوگوں کو چھوڑ کر ربنا رب السموات والارض کہتے ہوئے کہف (قادیان) میں جا پناہ لینگے۔ اس امید پر کہ ینشر لکم ربکم من رحمۃ ۔ قادیان میں باران بہار سے نئی زندگی حاصل ہو اور سوکھے ہوئے گھاس میں سبزی آئے۔ اور اسلامی درخت جو فتن دجالیہ کی خزاں سے ننگا ہوگیا۔ نئے پتوں سے لہلہانے لگے ۔ دیکھو معنے تشرکے۔

(۷) وتری الشمس۔ کہف سے طلوع کے وقت سورج کے داہنے اور غروب کے وقت بائیں ہونے میں یہ پیشگوئی کہ اسوقت مشرق سے ہدایت کا سورج (مسیح موعود) چڑھیگا اس کو ماننے والے اور اس کی روشنی کو دنیا میں پھیلانیوالے صاحب برکت ہونگے۔ جن کو اعمال نامے داہنے ہاتھ میں ملینگے۔ قادیان کو داہنے کے ساتھ تعلق ہے۔ جیساکہ اوپر کشف میں بیان ہوا۔ اور اس کا انکار کرنیوالے جن کی آنکھوں سے یہ سورج غائب ہوگا۔ وہ بائیں ہاتھ میں کتاب دئے جائینگے۔ طلوع۔ غروب میں ہدایت۔ گمراہی کا بیان ہے۔ اسی واسطے یہاں فرمایا۔ من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا۔

(۸) وتحسبھم ایقاظا۔ لوگ ان کی بیداری اور ہوشیاری کا اقرار کرینگے۔ لیکن ابتدا میں ایک جگہ ٹھہرے رہنے کی وجہ سے کہف والوں کا ابتدائی زمانہ ان کے ترقی کے زمانہ کے مقابلہ میں سونے کا حکم رکھیگا۔ بعض اس کہف کے دائیں طرف نکل کر اس سورج (مسیح موعود) کی شعاعوں سے لوگوں کو روشنی پہنچائینگے۔ یعنے مسیح موعود کی تعلیم کو پیش کرینگے۔ اور بعض بائیں جانب کا رخ کرکے اس کے طلوع کی لوگوں کو خبر تک نہ دینگے۔ اس لئے یہ سورج دائیں والوں کی طرف جھک آئیگا۔ اور بائیں والوں کو کاٹ کر کنارہ کردے گا۔ اور ایسے لوگوں سے اپنا منہ چھپالیگا۔ تزاور اور تقرض کے معنوں میں غور کرو ۔

(۹) کلبھم باسط ذراعیہ بالوصید۔ کچھ کہف (قادیان) کے دروازے پر اپنے دونوں بازو ایک اپنوں کے سامنے اور دوسرا غیروں کے آگے پھیلا کر بیٹھ جائینگے۔ کلب کیوں کہا گیا۔ تین حوالے دیتا ہوں پہلا فمثلہ کمثل الکلب ۔ بلعم بھی کبھی نبی اور نیک ارادہ رکھتا تھا۔ دوسرا۔ فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ (بخاری) وصایا کو واپس لینے والے غور کریں۔ تیسرا۔ فقال ابوامامۃ کلاب النار ...... ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ (مشکوٰۃ) یہ آیت پارہ ۴ رکوع ۲ میں ہے۔ اس سے پہلے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ ولا تفرقوا ..... ولا تکونوا کالذین تفرقوا۔ خلیفہ کے منکروں۔ جماعت میں تفرقہ ڈالنے والوں کی اس مثال کو پڑھ کر امید کہ میرے بھائی اصحاب کہف کے کلب کو پہچان لینگے ۔

(۱۰) لولیت منھم فرارا۔ لوگ ان کے تعلق باللہ اور دلائل کو دیکھ کر۔ مباہلہ۔ مناظرہ کے وقت ان سے ڈر کر بھاگ جائینگے ۔

(۱۱) وکذلک بعثناھم لیتساءلوا بینھم۔ ایک وقت (خلیفہ اول کے زمانہ) میں ان کی باہم کچھ قیل وقال ہوکر یہ صلاح ٹھہرگی۔ کہ ہم کو خدا نے یوما او بعض یوم۔ (ہزار اور تین سو برس) کے بعد اٹھایا۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم ورق (جوانان قوم۔ منتہی الارب) کو المدینۃ (لندن) کی طرف بھیجیں۔ جو ازکی طعام ؎ (نیک طبائع انسانوں) کو ہماری طرف۔ (اسلام میں) لائیں ۔

(۱۲) ولیتلطف ۔ وہ نرمی اور صلح کے ساتھ لوگوں کو حق کی طرف بلائینگے ۔ یہاں نصف قرآن ہے ۔ جس میں اشارہ ہے کہ نرمی آدھا دین ہے ۔

(۱۳) ولا یشعرن بکم احدا ۔ المدینۃ کی طرف جانیوالے کسی غیر کو یہ نہ کہیں۔ کہ ہم تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ تم ہم کو روپیہ پیسہ سے مدد دو۔ اگر وہ غیروں کو اس طرح اپنے حال سے آگاہ کرینگے ۔ یعنے ان کے آگے ہاتھ پھیلائینگے۔ تو اس خبر دینے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ او یعیدوکم فی ملتھم ولن تفلحوا اذا ابدا۔ تو وہ تم کو پھر اپنے مذہب میں لیجائینگے۔ اور تم کبھی کامیاب نہ ہوگے ۔

(۱۴) وکذلک اعثرنا علیھم ۔ پھر ایک اور وقت

؎ ازکی طعام کا مطلب سمجھنے کیلئے ان مثالوں کو پڑھو۔

حاشیہ (بقیہ از کالم ۲) (۱) حدیث میں ہے ۔ مثل اصحابی فی امتی کملح فی الطعام (۲) یذھب الصالحون الاول فالاول وتبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر والتمر (مشکوٰۃ)

(۳) ومثلھم فی الانجیل کزرع (۴) "اچھا بیج بادشاہت کے فرزند" (متی) اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے اس الہام کو "یاتی علیک زمن کزمن موسیٰ" زیر نظر رکھ کر سورہ بقرہ رکوع ۷ کی آخری آیت کو پڑھو۔ واذ قلتم یموسیٰ لن نصبر علی طعام واحد الخ جس طرح موسیٰ کی قوم نے کہا۔ کہ ہم ایک طعام پر صبر نہیں کرسکتے اسی طرح آج مسیح موعود کی جماعت سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں موسیٰ فرمایا۔ اور خبر دی کہ تم پر بھی موسیٰ کی طرح ایک زمانہ آنیوالا ہے۔ بعض لوگ بول اٹھے کہ صرف ایک طعام (احمدیوں) پر ہم صبر نہیں کرسکتے۔ ہمکو قوم پیاز (غیر احمدیوں) کی بھی ضرورت ہے اسلئے ایک بڑے شہر (اھبطوا مصرا) میں چلے آئے۔ اور قوم پیاز کی کیاریاں آکر سنبھال لیں۔ اور نبوت کے دشمن بنکر (ویقتلون النبیین) انکے پیچھے پڑگئے۔ اور اسطرح وباءو ای رجعوا کی پیشگوئی کو پورا کیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر بجائے قوم پیاز کے (جنکی تعبیر مال حرام ہے) گیہوں کے خریدار ہوتے۔ جس کی پیشگوئی یوایل نبی نے کی "کیونکہ وہ اگلی برسات اعتدال سے تمہیں بخشتا۔ بلکہ وہ تمہارے لئے زور کی بارش بھیجتا۔ وہی اگلی اور پچھلی برسات جیسے سابق میں ہوئی تھی۔ یہانتک کہ کھلیان گیہوں سے بھر جائینگے"

؎ اگلی برسات یعنی جناب محمد صلعم دوبارہ بروزی رنگ میں ظاہر ہونگے ۔ اور نبوت کی بارش سے گیہوں پیدا ہوگی یعنی نیک فطرت انسان اسلام میں داخل ہونگے ۔

(خلیفہ ثانی کا زمانہ) آئیگا۔ کہ خدا تعالیٰ دور دراز ملکوں
میں ان کے حال سے لوگوں کو خبردار کرو ے گا۔ تاکہ
لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ مسیح موعود اور اس کی اولاد کی نسبت
جو اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ پورا ہوا۔ اور قیامت
آنے والی ہے۔ اس زمانہ کا نشان یہ ہے۔ کہ ان کے امر
(مسئلہ نبوت و خلافت) کے متعلق تنازع ہو گا۔ انکار کرنے
والے کہینگے۔ فقالوا ابنوا علیہم بنیانا۔ کہ انکے
راستہ میں روک پیدا کرو۔ تاکہ یہ ان ملکوں میں اپنے
امر کی اشاعت نہ کر سکیں۔ اور ایمان لانیوالے مومن
جو نبوت اور خلافت کے مسئلہ میں دوسروں پر غلبہ پا چکے
ہونگے۔ بڑے زور سے اعلان کرینگے۔ کہ لنتخذن
علیہم مسجدا۔ کہ ہم وہاں ضرور مسجد بنائینگے۔ سو
مبارک ہو۔ ان بھائیوں کو جو اس مسجد کی تعمیر کے واسطے
چندہ دے رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں۔ من بنی مسجد اللہ کمفحص قطاۃ او
اصغر بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ (ابن ماجہ) یعنے
جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے چڑیا کے گھونسلے کے برابر
بھی مسجد بنائے۔ اللہ تعالےٰ جنت میں اسکے لئے ایک گھر
بنائیگا۔ قطاۃ ایک چڑیا ہے۔ جو دور دراز جنگل میں
گھونسلا بناتی ہے۔ گو بظاہر اسوقت ہماری مسجد بھی جو
دور ملک میں ہم تعمیر کرنے لگے ہیں۔ بڑے بڑے گرجاؤں
کے مقابلہ میں قطاۃ کے مفحص کی طرح ہے۔ لیکن میں
اپنے بھائیوں کو خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے
خدا کے فرشتے جنت میں ایک بڑا گھر بنا رہے ہیں۔ یورپ
کی سرزمین میں انشاء اللہ ہماری کوشش سے اسلام پھیلیگا
اور ہمارا گھر وسیع ہو جائے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے عثمان بن العاص کو حکم دیا۔ ان یجعل مسجد الطائف
حیث کان طاغیتھم۔ اس لئے مسیح ناصری کو خدا سمجھنے
والوں کے مرکز میں ہماری مسجد کا ہونا ضروری ہے۔
جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقابر مشرکین
کو اکھاڑ کر اپنی مسجد بنائی۔ اور رفت بایا!
الا ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرہ
آج ہم اہل لندن کے سینوں سے مردہ دلوں کی ہڈیوں
کو باہر پھینکتے ہو۔ اس کام میں مدد دینے والوں اور

وہاں کے مہاجروں کے لئے حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ
بنصرہ رات دن بخشش مانگ رہے ہیں۔ نسائی میں
طلق سے روایت ہے۔ کہ ہم نے آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم
کو خبر دی۔ ان بارضنا بیعۃ۔ کہ ہمارے وطن میں
ایک گرجا ہے۔ آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ہم کو دیں
تب آپ نے ہماری اس درخواست کو منظور فرمایا۔ اور حکم دیا
کہ وہاں چھڑک کر مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کی۔ ان البلد
بعید والحر شدید والماء ینشف۔ کہ شہر بہت
دور ہے۔ اور گرمی سخت ہو۔ پانی سوکھ جائیگا فرمایا اس میں اَور پانی
ملالینا۔ فانہ لا یزیدہ الا طیبا۔ جس سے اس پانی کی
اور خوشبو بڑھ جائیگی۔ ہم نے وطن میں پہونچ کر آپکے فرمودہ
کے مطابق پانی چھڑک کر گرجا کی جگہ مسجد بنالی۔ جب اس میں
اذان دی۔ تو ایک پادری نے سنکر کہا۔ دعوۃ حق
کو بھی پکارتے ہے۔ ثم استقبل تلعۃ من تلاعنا
فلم نرہ بعد۔ اور پھر وہ پادری ایک بلندی پر چلا
گیا۔ اور اس کے بعد دکھائی نہ دیا۔ اے احمدی جماعت
بموجب حکم واخرین منھم لما یلحقوا بھم کے تم صحابہ
کی جماعت ہو۔ جس کو کسر صلیب کے لئے خدا نے کھڑا کیا
ہے۔ اپنی دعاؤں اور مالوں کی قربانی سے صلیبی مذہب
کے بڑے بیعہ کو توڑ کر وہاں اپنے ہاتھوں سے توحید کا پانی
چھڑکو۔ تمہارے دلوں کی توپیں جنہیں اخلاص کا بارود
بھرا ہوا ہے۔ اور تم نے انڈیا میں شست لگا کر یورپ میں
چندوں کے گولے برسانے شروع کئے ہیں۔ ہرگز خطا
نہ جائینگے۔ اگرچہ لنڈن کی زمین یہاں سے بہت دور
اور شرک کی گرمی توحید کے پانی کو خشک کر رہی ہے
لیکن احمدؐ کی نبوت کا پانی وقت پر اترا۔ مصرع
یہ وہ پانی ہے کہ آیا آسماں سے وقت پر۔ مسجد میں اذان دینے کی
دیر ہے۔ پھر ہر طرف سے دعوت حق کی آواز آنی شروع
ہو جائیگی۔ اور وہ قوم جس کے حق میں ہے۔ من کل
حدب ینسلون ہماری اس بلندی پر چڑھ کر یعنے اسلام
میں داخل ہو کر اپنی موجودہ شکل کو گم کر دیگی۔ یورپ کی

بلقیس جس نے ایک شیشے میں پانی کی چمک دیکھ کر شیشے
کو پانی سمجھا۔ یعنے ایک نبی کو غلطی سے خدا بنا رکھا۔
اپنی پنڈلیوں سے پردہ اٹھائے ہوئے الصرح (مسجد)
میں آنے کو تیار ہے۔ لہذا اس مسجد کے طفیل احمدؐ کی تعلیم
کا شیشہ جسکے اندر سچائی کا دریا چل رہا ہے۔ اس کے
سامنے رکھو۔ تا یہ بلقیس اپنی غلطی کا اقرار کرکے ربِّ انی
ظلمت نفسی کہتی ہوئی اسلام میں داخل ہو۔
(۱۵) سیقولون ثلٰثۃ رابعھم کلبھم۔ مسجد کے ذکر

(بقیہ از کالم ۲) ضلالت کے دوسرے معنوں کے لحاظ
سے کہ ایک چیز کا دوسری چیز میں محو ہونا اور کھوئے جانا ہے
عیسائیوں کی آیندہ مذہبی حالت کے لئے یہ ایک پیشگوئی
ہے۔ "میرے نزدیک ان کے لئے بشارت ہے۔ کہ کسی
وقت جھوٹے مذہب سے نجات پاکر اسلام میں کھوئے
جائینگے"۔ تذکرۃ الشہادتین صہ۳۱۔ "یورپ اور امریکہ میں
میرے دعویٰ اور دلائل کو بڑی دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔
..... وہ میرے دعوےٰ کے قبول کرنے کے لئے تیاری
کر رہے ہیں"۔ براہین احمدیہ صہ۸۱ "یورپ اور امریکہ
کے لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے طیاری
کر رہے ہیں"۔ صہ۸۲۔ غرض پیشگوئی کہ ایک گروہ پرانے
مسلمانوں میں سے اس سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گا
اور ایک گروہ نئے مسلمانوں میں سے یعنی یورپ اور امریکہ
اور دیگر کفار کی قوموں میں سے اس سلسلہ کے اندر اپنے
تئیں لائیگا۔..... ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین۔
صہ۸۳ اسوقت ہر ایک رشید خدا کی آواز سن لیگا.....
اور دیکھ لیگا۔ کہ اب زمین اور آسمان دوسرے رنگ میں ہیں
نہ وہ زمین ہے نہ وہ آسمان۔ جیسا کہ مجھے پہلے اس سے ایک
کشفی رنگ میں دکھلایا گیا تھا۔ کہ میں نے ایک نئی زمین اور
نیا آسمان بنایا۔ ایسا ہی عنقریب ہونیوالا ہے۔ اور کشفی رنگ
میں یہ بنانا میری طرف منسوب کیا گیا۔ کیونکہ خدا نے اس زمانہ
کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ لہذا اس نئے آسمان اور نئی زمین
کا میں ہی موجب ہوا"۔
پس اصحاب الیمین کو مبارک ہو۔ جو یورپ میں اس مشرقی
سورج کا طلوع پیش کرکے ثلۃ من الآخرین کی پیشگوئی کو پورا.....
کر رہے ہیں۔ سورۃ واقعہ میں دونوں کا اکٹھا بیان کرنا اس واقعہ کی پیشگوئی تھی ؛

لہ کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۶۲ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں
"غوض الضالین کے لفظ میں جو سورۃ فاتحہ کے آخر میں

کے بعد اصحاب کہف کی تعداد تین۔ پانچ۔ سات بتانے میں اوّل تو یہ اشارہ کہ پھر وہ اس ملک میں بڑھتے جائینگے دوم۔ بموجب حکم ان اللّٰہ وتر یحب الوتر کے ان کے لئے طاق کا عدد بیان کیا۔ کہ خدا ان سے محبت کریگا۔ سوم۔ تعمیر مسجد کے مشورہ کے وقت ان کے مخالف لوگ کہیں گے۔ کہ وہاں ان کے صرف تین آدمی ہیں۔ تین پانچ کیا کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا ایسے لوگوں کو کیا خبر۔ قل ربی اعلم بعدتہم لا یعلمہم الا قلیل اللہ تعالےٰ ان کی تعداد کو خوب جانتا ہے۔ یعنی ان کی تعداد بڑھنے والی ہے۔ سوائے ان قلیل لوگوں کے جو ایسی پیشگوئیوں کو سمجھنے والے ہیں۔ دوسروں کو ان کے حال کی کوئی خبر نہیں۔ ان کے بارہ میں ناواقف لوگوں سے مت پوچھو ؂

(۱۶) فلا تمار فیہم سے ظاہر ہے۔ کہ لوگ ان کی نسبت جھگڑینگے۔ الامراء ظاہرا میں سمجھایا۔ جب قرآن شریف کی پیشگوئی کے موافق ان کا حال ظاہر ہو جائے۔ تو پھر اس کے سوا دوسری باتوں کے پیچھے نہ پڑنا ؂

(۱۷) ولا تستفت فیہم منہم احدا۔ ان کے حق میں یہود سے فتویٰ پوچھینگے۔ اس سے منع فرمایا ؂

(۱۸) ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذلک غدا۔ اسوقت بعض اس انتظار میں ہونگے۔ کہ مسیح موعود آنیوالا ہے۔ ہم اس کے ساتھ ملکر یہ کرینگے وہ کرینگے۔ حکم دیا کہ آیندہ کا انتظار نہ کرنا۔ اس کے بعد کوئی نہیں آئیگا۔ الا ان یشاء اللّٰہ۔ ہاں مسیح موعود کے خلفاء کا سلسلہ جاری رہیگا ؂

(۱۹) واذکر ربک۔ دُعا سے کام لوگے۔ تو اللہ تم تم کو ایک ایسے مسیح کی طرف ہدایت کریگا۔ جو تمہارے اس خیالی مسیح سے افضل ہوگا۔ جسکے ماننے سے تمہاری آیندہ کی حالت موجودہ حالت سے بہتر ہو جائیگی ؂

(۲۰) ولبثوا فی کہفہم ثلث مائۃ وازدادوا تسعا اس میں پیشگوئی کہ سنہ ۱۳۰۹ھ (سنہ ۱۸۹۱ء) کو مسیح موعود کا دعوےٰ دنیا میں ظاہر ہوگا۔ الآیات بعد المائتین کی طرح یہ تین سَو۔ ہزار سال سے اوپر کے ہیں۔ قل اللّٰہ اعلم بما لبثوا۔ دعوےٰ سے پہلے اللہ تعالےٰ اپنی وحی میں مسیح موعود کو عیسےٰ کہکر پکار چکا ہوگا۔ مگر کسی کو (حتیٰ کہ خود مسیح موعود کو) بھی اس اٹھنے کی خبر نہ ہوگی ؂

(۲۱) لا مبدل لکلمتہ۔ یہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی

(۲۲) واصبر نفسک الخ اس زمانہ میں لوگ دُنیا کے کاموں میں جلسے بڑھ جائینگے۔ فرمایا۔ طالبان رضا الٰہی (مسیح موعود کی جماعت) کے ساتھ رہنا ؂

(۲۳) فمن شاء فلیؤمن۔ وہ جماعت لا اکراہ فی الدین کی قائل ہوگی۔ نرمی اور صلح کے ساتھ لوگوں کو حق کی طرف بلائیگی ؂

(۲۴) انا اعتدنا للظالمین نارا۔ مشرکوں کے لئے ایک آگ (لڑائی) ظاہر ہوگی۔ مراد تھا۔ جو اوپر نیچے ہر طرف سے گھیریگی۔ کالمہل۔ پگھلے ہوئے تانبا سے چہروں کو جلا دیا جائیگا۔ یہ چند پیشگوئیاں جو میں نے اصحاب کہف کے قصہ سے بیان کی ہیں جنمیں مسجد لنڈن کی بھی پیشگوئی ہے۔ اُمید کہ احمدی بھائی ان کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں گے۔ اور مسجد کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں ہمت مردانہ دکھائینگے۔

کرم داد از دوالمیال

دفتر اُمور عامہ کے اعلان

(۱)

اگر کوئی ہماری جماعت میں M. S. C کی ڈگری یافتہ ہو۔ تو ہندوستان میں ایک جگہ ضرورت ہے۔ تنخواہ تین چار سو تک ہوگی۔ وہ بہت جلد اپنی درخواست معہ نقول سارٹیفکیٹ بنام

The Director
A eralogi cul abserv-atary

لکھ کر امور عامہ میں بھیجیں۔ امور عامہ خود وہ درخواست مقام پر پہنچا دیگا۔ توقف ہرگز نہ ہو۔ کیونکہ اس پوسٹ کے لئے اور بھی لوگ کوشش کر رہے ہیں ؂

(۲)

ہندوستان میں ایک جگہ صیغہ A eralogi cul abseu atary میں انٹرنس پاس چند ایک ہوشیار آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ تیس اور چالیس روپے ماہوار کے درمیان ہوگی ان کو اکثر figure work کرنا پڑیگا۔ کمزور نظر یا عینک استعمال کرنیوالے اصحاب کام نہ کر سکیںگا۔ کیونکہ ان کو دوربین سے کام کرنا پڑیگا۔ اس محکمہ میں جو بھائی ملازمت کرنا چاہے وہ فوراً اپنی درخواست بنام

To The
Director A erologi cul abseoreatay

(مقام کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہم خود لکھ دینگے) لکھ کر امور میں بھیجیں امور عامہ خود ان درخواستوں کو مقام معلومہ پر پہونچا دیگا۔ ہوشیار انٹرنس فیل بھی درخواست کر سکتے ہیں ؂

ناظر امور عامہ قادیان

اشتہارات

قابل دید کتابیں ۲/۱۱

احمدی جنتری سنہ ۱۹۲۰ء ۳ر	نماز مترجم ۱ر	سلسلہ دینیہ نمبر ۱ ۲ر
درثمین مکمل ۸ر	حقیقت الرویا ۱۰ر	مخمس ۳ر
گلدستہ احمدیہ ۳ر	قبولیت دعا کے طریق ۳ر	نظم چولہ نانک صاحب ۴ر
نیا عربی قاعدہ ۲ر	قطعات پوراسٹ ۱ر	مجموعہ آمین ۴ر
خصوصیات اسلام ۲ر	نظمین براہین ۱ر	کاسر صاحب لبی لمر

ملنے کا پتہ :- محمد یامین تاجر کتب قادیان (گورداسپور)

نکاح ۲/۴

مَیں اپنی لڑکی کا جس کی عمر تقریباً تیرہ یا چودہ سال ہے۔ رشتہ کرنا چاہتا ہوں۔ لڑکا انٹرنس پاس ہو یا بی۔ اے پاس ہو۔ اور برسرروزگار ہو اور مستقل نوکر ہو۔ گورنمنٹ عالیہ کا ملازم ہو۔ ذات پٹھان یا مغل ہو۔ رہنے والا امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیرآباد۔ سیالکوٹ جموں کا ہو۔ نیک احمدی ہو۔ خط وکتابت معرفت مینجر الفضل قادیان ہو۔ (ہر خط کے ساتھ ۱ر کے ٹکٹ آئیں)

گم شدہ کی تلاش ۶/۸

مسمی محمد سعید ولد حاجی مُبارک الدین لائل پوری عمر تخمیناً ۱۴ سال درمیانہ قد۔ گندم نما رنگ۔ عرصہ دو تین ماہ سے گم ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو ذیل کے پتہ پر بذریعہ تار اطلاع دیوے اور اسکو کہے تیرا والد سخت بیمار اور تیری جدائی کے صدمہ سے پاگل ہے تو فوراً یہاں پہنچ۔ جو کچھ تو کہیگا۔ ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ شیخ محمد اسمٰعیل مولا بخش۔ لائل پور

تصحیح: ۱-۲- فروری ۱۹۲۰ء کے الفضل صفحہ ۱۱ کالم ۲ میں حمائل شریف مع اوراق سفید کی قیمت چھ روپے آٹھ آنے سے پڑھی جائے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم اشتہار نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ

خزینۃ العرفان

فی

تفسیر القرآن

یعنی

قرآن کریم کی تمام وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ ہے

احمدی حمائل شریف مترجم کے مطالعہ سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ شروع سے آخر تک حضرت صاحب کی تصانیف کے حوالجات کی موجودگی سے واضح ہے کہ حضرت صاحب نے تقریباً تمام قرآن شریف کی تفسیر فرما دی ہے۔ سو میرا پہلے سے ارادہ بھی تھا۔ اور اب اکثر احباب کے اصرار پر وہ تمام تفسیر قرآنی ترتیب کے لحاظ سے یکجا جمع کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ یہ تفسیر چونکہ خالص حضرت مسیح موعود کے کلام پر ہی مشتمل ہوگی۔ اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ ایک خاص شان اور امتیاز اپنے اندر رکھے گی۔ جو قرآن کریم کے معارف اور اسرار اور دقائق کے سمجھنے کے لئے تا قیامت ایک کامل رہبر کا کام دیگی۔ جن احباب کے پاس احمدی حمائل شریف ہے، یا جو اب بھی تفسیر کی اشاعت سے پہلے لے لینگے۔ ان کو تو اس تفسیر سے خاص لطف اور حظ حاصل ہو گا۔ کیونکہ یہ تفسیر اور حمائل شریف باہم لازم و ملزوم ہیں۔ علاوہ ازیں احباب کو یہ بھی دقت محسوس ہوئی ہے۔ کہ اوّل تو تمام کتب سب دوستوں کے پاس موجود نہیں۔ دوم سب کتب سفر و حضر میں ساتھ موجود نہیں رہ سکتی۔ سوم ہر حوالہ کو کتب سے تلاش کرنا بھی محنت چاہتا ہے۔ چہارم کئی ایڈیشنوں کی تبدیلی سے صفحات میں بھی تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ سو ان تمام دقتوں سے بچنے کے لئے اس تفسیر کی سخت ضرورت محسوس ہوئی ہے ؎

چونکہ یہ کام بہت بڑا ہے۔ اور میں کمزور ہوں۔ گذشتہ سال بھی حمائل شریف ہزاروں روپیہ قرضہ اُٹھا کر دوگنے تگنے خرچ کر کے چھپوائی۔ مگر اسکی چھپوائی وغیرہ میں بعض جگہ کچھ نقص رہگئے اور وہ محض میری بے سروسامانی اور تہیدستی کے باعث واقع ہوئے۔ وہی بے سروسامانی اب بھی موجود ہے۔ اس لئے قبل از اشاعت ان مشکلات کو حل کرنے کے لئے جن کے آئندہ پیش آنے کا احتمال ہے کہ وہ نقائص پیدا کرینگے۔ اور اس تفسیر کو لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ کے لحاظ سے اعلیٰ شان میں شائع کرنے کے لئے یہ تجویز ہے کہ بجائے اس تفسیر کو یکدم شائع کرنے کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں قسط وار شائع کی جائے تاکہ اس طرح احباب کو خریدنے میں بھی دقت محسوس نہ ہو۔ اور میں بھی بسہولیت تمام اس مقدس کام کو انجام دے سکوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ تمام حصوں کے ختم ہونے پر احباب ایک جگہ مجلد کرا لینگے ؎

سو اس امر کیلئے اوّل مستقل خریداری کم از کم ایک ہزار مطلوب ہے۔ کیونکہ اس غیر معمولی گرانی کے عالم میں اتنے بڑے کام میں ہاتھ ڈالنا کوئی آسان کام نہیں۔ ابتدا میں جسقدر خریدار بنجائینگے۔ اسی قدر خریداری کو مدنظر رکھ کر تعداد چھپوائی جایا کریگی۔ کیونکہ ضرورت سے زیادہ چھپوانے سے بوجہ سخت گرانی کے بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ ۱۲۰ صفحے فی روپیہ کے حساب سے اس کی قیمت ہوگی۔ اور ہر خریدار کو درخواست کے ساتھ ایک روپیہ بطور پیشگی ارسال کرنا ضروری ہو گا۔ اور وہ روپیہ تا اختتام تفسیر دفتر ایجنسی میں بطور امانت رہے گا اور ہر حصہ کی قیمت مع محصولڈاک بذریعہ وی پی وصول کیجایا کریگی۔ مگر حمائل شریف کے خریداروں کو محصولڈاک معاف رہیگا۔ ۳۱ مارچ ۱۹۲۰ء تک جو خریدار بنجائینگے۔ ان کے سوا باقیوں کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ کیونکہ تعداد ۳۱ مارچ تک کے خریداروں کو مدنظر رکھ کر شایع ہوگی ؎

اب اس کام کو جلد یا بدیر اختتام کو پہنچانا احباب پر موقوف ہے۔ اگر مندرجہ بالا تجاویز پر احباب نے عملی طور پر لبیک کہہ کے میرے ساتھ ہاتھ ملایا تو انشاء اللہ یہ کام بہت جلد اختتام کو پہنچ جائیگا۔ اب میں احباب کی درخواستوں کا منتظر ہوتا ہوں۔ اے خدا تو آپ میری مدد فرما۔ خاکسار **محمد فخر الدین احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان**

ممالک غیر کی خبریں

ستاروں کے ساتھ بات چیت: (پیرس ۲- فروری) فرانسیسی اکیڈیمی کا ارادہ اس آدمی کے لئے اس سال ایک لاکھ فرانک انعام پیش کرنے کا ہے۔ جو کسی دوسرے ستارے کے ساتھ بات چیت کرنے کے ذرائع دریافت کرے۔

انگلستان میں انفلوئنزا (لنڈن ۲- فروری) گذشتہ تین دنوں میں ۲۰۰ اشخاص انفلوئنزا میں مبتلا ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔

ہنگری میں شاہی حکومت (پیرس ۲- فروری) سفیروں کی کونسل نے باضابطہ طور پر ان افواہوں کی تردید شائع کی ہے۔ کہ اتحادی ہنگری میں ہیپسبرگ خاندان کی بحالی کو ترقی دینگے یا اس کا اعتراف کرینگے۔

امریکہ میں انفلوئنزا امریکہ میں بھی اب انفلوئنزا پھوٹ نکلا۔ شکاگو میں ۲۰- جنوری کو ۵۱۴ کیس وقوع میں آئے۔

نئی آزاد حکومتیں جارجیا۔ آذربائیجان اور آرمینیا کو آزاد حکومتیں تسلیم کیا گیا ہے

جرمن خطرہ ابھی محو نہیں ہوا (لنڈن یکم فروری) آبزرور کے نامہ نگار متعینہ پیرس نے مسٹر ساراٹ وزیر نوآبادیات سے انٹرویو کیا۔ جنھوں نے بزور کہا۔ کہ برطانیہ اور فرانس کو دنیا کے تمام حصص میں جہاں ان کے علاقے ساتھ ساتھ ہوں۔ شرکت عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ برطانیہ اور فرانس کی قسمت ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ اس لئے ان کو اسی اتحاد سے اب کام کرنا چاہیئے۔ جس سے دوران جنگ میں کرتے تھے۔ جرمن خطرہ ابھی تک محو نہیں ہوا۔ جرمن ہی بالشویکوں کے خیالات کے اصلی محرک ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایسٹ افریقہ اور ویسٹ افریقہ کے گورنروں کو ذاتی طور پر ایک دوسرے سے راہ و رسم پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اقتصادی حفاظت کیلئے مشترکہ قدم اٹھانا چاہیئے۔

جرمن اسیران جنگ (لنڈن ۲- فروری) دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی کے تمام اسیران جنگ جو جزائر برطانیہ میں قید تھے۔ واپس کردئے گئے ہیں۔

برطانیہ اور فرانس کے تعلقات۔ (پیرس یکم فروری) پیرس ٹائمز میں "برطانیہ اور فرانس کے تعلقات" کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ کہ مشکلات کے رفع کے مواقع اکثر کھو دئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ۱۹۱۷ء میں انڈیا آفس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ چندر نگر کے سوال کو حل کرنے کے لئے پانڈی چری کے علاقے کو وسیع کردیا جائے۔ اور اس کے بدلے میں ہندوستان میں فرانس کے دیگر مقبوضات لے لئے جائیں۔ اس سے فرانسیسیوں کی تشفی ہو جاتی۔ لیکن وزیر خارجہ نے اس پر غور ہی نہیں کیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ فرانسیسی برطانیہ وایران کے معاہدہ پر بڑبڑا رہے ہیں۔ جو ہندوستان کی حفاظت کے لئے جائز طور پر ابتدائی احتیاط ہے

امریکہ اور عہد نامہ صلح (واشنگٹن ۲- فروری) ڈیموکریٹ لیڈروں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ سینٹ کے کھلے اجلاس کے روبرو عہد نامہ صلح کو دوبارہ پیش کرنے کی تحریک میں ڈیموکریٹ گروہ کے ساتھ متحد ہو جائیں۔ اور سینٹر لاج نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۹- فروری کو عہد نامہ صلح پر غور کرنے کے لئے قواعد کو ملتوی کرنے کے حق میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔

جرمنی میں کوئلہ کی پیداوار میں کمی (لنڈن ۲- فروری) جرمنی نے سپا کی کانفرنس میں ایک یادداشت پیش کرکے ظاہر کیا ہے کہ کوئلہ کی کانوں کے ہاتھ سے نکل جانے اور کام کے اوقات میں کمی ہو جانے کے باعث ۱۹ کروڑ دس لاکھ ٹن کی بجائے اب ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن کوئلہ برآمد ہوا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں مزدوروں کی سٹرائک کا خاتمہ (بمبئی ۳- فروری) آج قریباً تمام کارخانوں نے ازسرنو کام شروع کردیا۔ جنمیں سے اکثر مزدور اپنے کام پر واپس آگئے تھے۔

حضور وائسرائے کے بھائی کا انتقال نہایت افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ حضور وائسرائے کے بھائی آنریبل ولفرڈ ٹھیگر صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

فسادات امرتسر کے متعلق پریوی کونسل میں اپیل لنڈن سے ۳۰- جنوری کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ چوہدری بگا مہاشہ رتو اور دیگر اشخاص کی پریوی کونسل میں اپیل کی سماعت کے لئے ۱۷- فروری ۱۹۲۰ء تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

نمائش اطفال ہز اکسلنسی لیڈی چیمسفورڈ ۲۱- فروری کو دہلی میں اطفال کی نمائش کا افتتاح فرمائینگی۔ یہ نمائش ایک سنیچر سے دوسرے سنیچر تک قائم رہیگی۔ اور آخری دن لیڈی چیمسفورڈ انعامات تقسیم کرینگی۔

رشوت ستانی میں سزا مسٹر ہمیر ڈنگھ ڈسٹرکٹ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ ملتان کو لاہور میں عدالت نے بجرم رشوت ستانی دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

سر مائیکیل اوڈوائر کی دعوت۔ راولپنڈی ڈویژن کے نمائندگان کا ایک قائم مقام جلسہ گذشتہ سہ شنبہ کو منعقد ہوا۔ ملک معظم کے اعلان پر ہز مجسٹی کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور ریفارم اسکیم کے خیر مقدم کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اسی روز شام کو ان نمائندگان نے سر مائیکیل اوڈوائر کو ایک گارڈن پارٹی دی

ریلوے محاصل سرکاری ریلوے محاصل کی میزان یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے ۱۷- جنوری ۱۹۲۰ء تک بقدر ۹۳ لاکھ ۴ ہزار ۴۹۳ روپیہ کے زیادہ ہے بنسبت گذشتہ سال کی اسی میعاد کے

(مہتمم شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)